حضرت حسن محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت

محمد اعجاز مصطفیٰ

۱۹؍ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ مطابق ۲۰؍فروری بروز جمعرات صبح ساڑھے آٹھ بجے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے خادم، حضرت شیخ رضی الدین نور اللہ مرقدہٗ کے مسترشد، حضرت مولانا قاری شریف احمد قدس سرہٗ کے دوست، دھنی مسجد پاکستان چوک کے متولی وموذن، مقامی تبلیغی جماعت کے سرپرست وبزرگ، عملیات کے ماہر جناب حسن محمد شاہ صاحب اس جہانِ فانی کی بہتر بہاریں دیکھ کر داعیِ اجل کو لبیک کہتے ہوئے سفرآخرت پر روانہ ہوگئے۔ **إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون، إن للّٰہ ماأخذ ولہٗ ماأعطٰی وکل شیء عندہٗ بأجل مسمّٰی۔**

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے گوناگوں صفات سے متصف فرمایا تھا، آپ جہاں جنات، سحر، جادو وغیرہ سے متأثرہ لوگوں کا خدمت خلق کے جذبے سے سرشار ہوکر علاج و معالجہ کیا کرتے تھے، وہاں آپ مقامی کئی دینی تنظیموں اور جماعتوں کی سرپرستی بھی فرماتے تھے۔ اسی طرح جہاں دعوت وتبلیغ کے کام میں اپنی جان، مال اور وقت لگایا کرتے تھے، وہاں مدارس ومساجد کی تعمیر وترقی، طلبہ وعلما کی قدردانی اور عامۃ الناس میں سے مریضوں اور بیماروں کے علاج ومعالجہ کی غرض سے ہسپتالوں کی تعمیر اور روزانہ کی بنیاد پر آنے والے خرچ کی ذمہ داری بھی اُٹھاتے تھے۔

ان تمام حسنات اور کارِخیر میں مصروفیت ومشغولیت کے باوجود آپ چالیس سال تک صف اول کے نمازی اور تکبیر اولیٰ کے پابند رہے۔ آپؒ کو علما وطلبہ سے بہت محبت تھی، ان کے لیے آپ کا کوئی وقت مقرر نہیں تھا، بلکہ ہمہ وقت آپ کے دروازے ان کے لیے کھلے رہتے تھے۔

آپ کی پیدائش تقریباً ۱۹۴۲ء میں انڈیا کے ضلع پرتاب گڑھ صوبہ یوپی میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد کا نام جہانگیر خان بن نصرت خان تھا۔ مادری زبان اگرچہ ''پُربی'' تھی، لیکن آپ اردو ہی بولتے تھے۔ آپ کی عمر ابھی پانچ سال ہی تھی کہ آپ کے والد ماجد پاکستان ہجرت کر آئے۔ ریس کورس کینٹ اسٹیشن کے قریب رہائش اختیار کی اور گارڈن کے ایک مقامی اسکول میں

میٹرک تک تعلیم حاصل کی، اس کے بعد ملازمت کے ساتھ ساتھ حسرت موہانی کالونی کی جامع مسجد زکریا میں تبلیغی جماعت سے وابستہ ہوئے اور لوگوں کو دین کی دعوت دینا شروع کی۔

آپؒ نے اصلاحی تعلق شیخ رضی الدین نور اللہ مرقدہٗ سے جوڑا اور شیخ رضی الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی آپ سے بے حد تعلق تھا، یہی وجہ تھی کہ آپ تہجد کے وقت فون کرکے معلوم کیا کرتے تھے کہ آپ نے تہجد پڑھی یا نہیں؟ اسی طرح شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں جب بھی حضرت کے پاس گیا، خالی ہاتھ واپس نہیں آیا، آپ ہر دفعہ کچھ نہ کچھ عنایت فرماتے تھے اور کچھ نہ ہوتا تو چنے ہی دے دیتے تھے۔ اسی تربیت کا اثر تھا کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے بزرگوں کی جوتیاں سیدھا کرنا اپنی سعادت سمجھتے تھے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی، حضرت مولانا سعید احمد خان نور اللہ مرقدہما اور بھائی عبدالوہاب صاحب کے آپؒ خاص منظورِ نظر تھے۔

قاری شریف احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے انتقال سے کچھ عرصہ پہلے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لیے تشریف لائے تو فرمایا کہ: دھنی مسجد کی رونق آپ کے ساتھ وابستہ ہے، جب تک آپ حیات ہیں، اس مسجد کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جب دھنی مسجد کی نئی تعمیر کرائی تو سنگ بنیاد قاری شریف احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ہی رکھوایا۔ حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں سے قاری محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ (مہتمم دارالعلوم دیوبند) اور مولانا احتشام الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ایسے اکابرین دھنی مسجد آتے رہے۔

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی اور آپ کی کوششوں کی بدولت دھنی مسجد میں تقریباً تیس سال سے درسِ قرآن جاری ہے۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً پینتیس سال تک دھنی مسجد میں بلامعاوضہ اذان دی۔ فجر کی اذان سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے مسجد تشریف لاتے اور اشراق تک مسجد میں رہتے، اس دوران آپ اپنے معمولاتِ یومیہ وغیرہ پورے کرتے رہتے۔ اسی طرح عصر سے عشا تک کا وقت بھی آپ کا روزانہ مسجد میں گزرتا تھا۔

آپ جوانی میں ہی تبلیغی کام سے وابستہ ہوئے، ۶۵،۱۹۶۴ء میں آپ نے چار مہینے لگائے۔ فرماتے تھے کہ جو کچھ ملا، تبلیغ کے راستہ سے ملا۔ تبلیغ کے تمام اعمال میں جڑتے تھے اور آخری عمر میں کہتے تھے کہ: ''کرتے کرتے مرنا ہے اور مرتے مرتے کرنا ہے''۔ آخری وقت تک گشت نہیں چھوڑا، حتیٰ کہ وہیل چیئر پر بھی گشت کرتے تھے۔ تبلیغی کام اور نصرت کے لیے پورے پاکستان کے اسفار کیے۔ مقامی تبلیغی جماعت کا خاص خیال رکھتے اور سرپرستی فرماتے، اور جب کسی مقامی جماعت کی کہیں تشکیل ہوتی تو اس کی خبرگیری رکھتے کہ کہاں پہنچی؟ کس حال میں ہے؟ اور اس علاقہ کے جاننے والوں سے اس جماعت کا خیال رکھنے کی تاکید فرماتے۔

آپ خدمتِ خلق کے جذبے اور لوگوں کے عقائد کی حفاظت کی غرض سے عملیات کے پیشے

سے منسلک ہوئے۔ آپ مریضوں کو مقررہ اوقات کے علاوہ نہیں دیکھتے تھے۔ خواتین کو آنے کی اجازت نہیں تھی، خواتین کا علاج غائبانہ طور پر یعنی کپڑوں وغیرہ کو دیکھ کر کرتے تھے۔ امیر و غریب حضرتؒ کے سامنے برابر تھے، کسی کے لیے کوئی امتیازی سلوک نہ تھا۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے عملیات کو فن اور پیشہ کے بجائے تبلیغ اور لوگوں کی اصلاح کا ذریعہ بنایا، چنانچہ جب مریض آتے تو آپ پہلے ان کو وعظ کرتے، ان سے کلمہ سنتے، ان سے غسل کے فرائض پوچھتے، نماز کا پوچھتے، اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کرتے، اللہ تعالیٰ پر توکل اور کلمہ کے ورد کی تلقین کرتے، ان کے عقیدے کی اصلاح کرتے، چنانچہ حضرتؒ کی اس حکیمانہ ترتیب سے کئی لوگ بے دینی چھوڑ کر دیندار بنے، کئی بے نمازی' نماز سے آشنا ہوئے، کئی لوگوں کے شرکیہ عقائد کی اصلاح ہوئی، کئی لوگوں نے آپ کے کہنے اور متوجہ کرنے پر ڈاڑھیاں رکھیں۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو لوگوں کے عقائد کی اصلاح کی بڑی فکر تھی، اللہ تعالیٰ کی توحید کو کثرت سے بیان فرماتے۔ فرماتے تھے کہ: نہ کوئی دعویٰ ہے، نہ کوئی وعدہ ہے، کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے، میں تو صرف اسباب اختیار کرتا ہوں اور کہتے کہ: میں اور کچھ نہیں لکھتا، میں تو تعویذ میں صرف ''اللہ'' کا نام لکھتا ہوں۔ اور جب کوئی شخص تشخیص کے لیے آتا اور پوچھتا کہ مجھے کیا ہے؟ تو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے: میں عالم الغیب نہیں ہوں، غیب تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے، میں تو بس علاج کرتا ہوں۔ آپؒ تعویذ میں لفظ ''اللہ'' (اسم ذات) آبِ زمزم سے لکھا کرتے تھے۔

جنات کے شر سے بچنے کے لیے چہل کاف کا ورد کرتے تھے اور لوگوں کو بھی پڑھنے کے لیے بتاتے تھے۔ آپؒ کے عملیات کا بنیادی جزو اسم ذات ''اللہ'' تھا۔ عصر سے مغرب تک مراقبہ کیا کرتے تھے۔ ذکر خفی کو ترجیح دیتے تھے، مگر مجلس ذکر میں اسم ذات کا ذکر جہری بھی کراتے تھے۔

جنات کی اصلاح' دعوت وفہمائش سے کرنا پسند کرتے تھے۔ سرکش جنات کو ضرورت پڑنے پر قید بھی کر دیا کرتے تھے، مگر جنات کو جلانے کے قائل بالکل نہیں تھے۔

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ عملیات کے فن سے وابستہ ہونے کے باوجود لوگوں کو عملیات کی لائن اور فن سے بچنے کی تلقین کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ: یہ لائن بہت سخت ہے، یہ ہر کسی کا کام نہیں ہے، اس میں مشکلات بہت ہیں، تکلیفیں بہت ہیں۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خود بھی جنات سے کافی تکلیفیں اُٹھائیں، کئی دفعہ سخت حملے ہوئے، موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا ہوئے۔ بعض اوقات فرماتے اور ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے کہ جنات ایسے تکلیف دیتے ہیں جیسے کوئی قینچی سے جسم کاٹتا ہو۔ بہت سے اکابر علما اور نامی گرامی شخصیات نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے جنات اور جادو وغیرہ کا علاج کروایا۔ طبقۂ علما میں عملیات کے حوالہ سے آپ معتمد شخصیت تھے اور پاکستان بھر کے چوٹی کے عاملین میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔

علما اور طلبہ سے خاص محبت اور تعلق رکھتے تھے، جب بھی طلبہ کی جماعت آتی تو ان کا خوب

اکرام کرتے تھے، اور ان کو رخصت کرتے وقت ہر طالب علم کو کچھ نقد رقم یا کپڑوں کا جوڑا یا گھڑی یا کتاب وغیرہ ہدیہ کرتے تھے اور طلبہ سے خاتمہ بالایمان کی دعا کی گزارش کرتے تھے۔

آپ نے کئی مساجد تعمیر کرائیں، جن میں دکھنی مسجد کی جدید تعمیر، مسجد اسامہ و مدرسہ شاہ اسماعیل شہیدؒ یوسف گوٹھ اور ہوکس بے میں جامع مسجد ماشاء اللہ اور مسجد صفہ و مدرسہ تعلیم القرآن الصفہ کی بنیاد ڈالی۔ اور رزاق آباد میں جامع مسجد فاروق اعظمؓ تعمیر کرائی، جس کا تاریخی مینار قائد آباد میں دور سے نظر آتا ہے اور سرجانی میں باب العرا ایک ایکڑ سے بھی زائد جگہ پر تعمیر کرایا، جہاں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تدفین ہوئی ہے۔ افغان بستی (نزد سہراب گوٹھ) میں مسجد خالد بن ولید تعمیر کرائی اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سی مساجد تعمیر کرائیں۔ آپ کی عادت تھی کہ آپ مسجد و مدرسہ تعمیر کرنے کے بعد وہاں کے مقامی علما کے حوالے کر دیتے تھے۔

نیز رفاہی کاموں میں بھی آپ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے، چنانچہ اَوَدھ جنرل ہسپتال (بابر مارکیٹ، لانڈھی) بھی آپ نے تعمیر کرائی اور اس کے علاوہ بھی بہت ساری ہسپتالوں کی تعمیر میں تعاون کیا۔

شوال، ایامِ بیض، محرم وغیرہ کے روزے پابندی سے رکھتے تھے، آخری ڈیڑھ سال ڈیلائسس کی بنا پر ڈاکٹروں کے منع کرنے کے باوجود اپنے معمول کے مطابق روزہ پابندی سے رکھتے تھے۔ آخری عمر میں ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

آپ نے پسماندگان میں ایک بیوہ، ایک بہن اور تین بھتیجے چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپؒ کی جملہ حسنات کو قبول فرمائیں اور آپ کو جنت الخلد کا مکین بنائیں۔ آمین

☆☆☆

ایصالِ ثواب کی درخواست

ماہنامہ ''بینات'' کے پُرانے کاتب جناب عبدالحق صاحب گزشتہ مہینہ ملتان شہر میں وفات پاگئے، رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً۔ آپؒ نے کئی سال تک ماہنامہ ''بینات'' کی کتابت کی ہے۔ قارئین بینات سے اُن کے ایصالِ ثواب اور دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔